ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

ڈاکٹر عظمیٰ نورین
لیکچرار، جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ
ڈاکٹر شہزادہ منتظر مہدی
پی ایچ ڈی شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
صدیق
لیکچرار، شعبہ اردو، صوابی یونیورسٹی

اکیسویں صدی میں پاکستانی شاعرات کی نظم: تانیثی جائزہ

Dr. Uzma Noreen *
Lecturer G.C Women University Sialkot.
Dr. Shazada Muntazir Mehdi
PhD Department of Urdu Government College University Faisalabad.
Saddique
Lecturer Department of Urdu University of Swabi.
***Corresponding Author:**

Poetry of Pakistani Women Poets in the 21st Century: A Feminist Review

Feminist literature basically studies human sensitivities and mindset related to feminism. It also focusses on those sensitive ideas which distinguishes a female writer from a male. Feminist literature forms a basic part of Urdu literature. Feminist motivation and thoughts reflect the cultural inclination exist in our society. It also reflects the collective literary thoughts present in our culture. Feminist presentations is very much linked to history. Feminist literature is not against our prevalent cultural civilization and norms. It presents the mindset and ideological thoughts of our half of the population. Feminist literary movement is linked to human uprisings against tyrannies of male domination. Feminist movement started raising voice for women rights and for their empowerment. It raised voice

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

ماخذ تحقیقی مجلہ

for gaining human rights for women so that they may get equal rights as human being. She was taken as an object not as an individual. Her rights were denied and she was living in abject poverty where it was difficult for her to make both ends meet. Women from good families were not allowed to publish their writings in well reputed journals. They had no say in house hold activities and in basic decision makings. After the independence, women from Pakistan found appropriate environment for writings and upbringings as literary icon. She expressed herself, problems and raised voice through her writings. She was listened and acknowledged as equal human being. Progressive movement imparted its impact in the Indian subcontinent and gave born to many big names in women literary circles included fehmida Riaz, Kishwar Naheed, Nasreen Anjum Bhatti, Azra Abbas, Shaista Habeeb, Sara Shagufta, Tanveer Anjum, Shahida Hassan, Shabnam Shakeel, Samina Raja, Fatima Hassan, Yasmeen Hameed, Mansoora Ahmad and Hameeda Shaheen. This article will shed light in the literary work done by blue stocks in the 21st century in the area of feminist inclination and literary aptitude.

Key Words: *Feminist literature, 21st century Pakistani Women Poets, Fehmida Riaz, Kishwar Naheed, Nasreen Anjum Bhatti, Azra Abbas, Shaista Habeeb, Sara Shagufta, Tanveer Anjum, Shahida Hassan, Shabnam Shakeel, Samina Raja, Fatima Hassan, Yasmeen Hameed, Mansoora Ahmad, Hameeda Shaheen.*

ادب کی جو بھی صنف ہو مرد شاعروں کے ساتھ خواتین شاعرات بھی اس میدان میں اُن کے سنگ سنگ رہی ہیں اور طویل عرصے تک ان کا ساتھ دیا۔ ان کے تخلیقی تجربات نے ان کی تخلیقات کو بامِ عروج پر پہنچایا۔ اس حوالے سے ان کی شاعری میں تانیثی تجربات و احساسات ایک عرصہ تک اپنا رنگ جما سکیں۔ وجہ یہ تھی کہ خاندان اور معاشرہ اس بات کی اجازت دینے کا مجاز نہ تھا۔ عموماً خواتین کے طرزِ اظہار کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔ بہر حال جب وقت بدلتا گیا تو مختلف خیالات کے ترسیل کی وجہ سے خواتین نے بھی اپنے خیالات کو اپنی ادبی تخلیقات میں برتنا شروع کیا۔ اگرچہ عورت میں اس حوالے سے اپنے جذبات و اظہارات کے حوالے سے بہت کچھ کہنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ ایک دوسرے سے اپنے احساسات تو بیان کرنے پر قادر ہوتی ہیں مگر معاشرتی معیارات کی وجہ سے کہہ نہیں پاتیں۔ پھر خواتین نے اس حوالے سے خود کو ایکسپوز کیا۔ اردو نظم و شاعری پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نثر کے مقابلے میں شاعری سب سے پہلے وجود میں آئی۔ مثلاً اب تک اردو کا پہلا شعر مسعود سعد سلمان

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

ہے جو گیارہویں صدی میں شاعری کر تا رہا۔ اسی طرح شاعرات میں بھی سب سے پہلی تخلیق شاعرہ ہی کی رہی۔ ماں کی صورت میں لوریاں گنگنانا ان کا شاعری کی جانب پہلا قدم تھا۔ آج اردو شاعری کی فہرست میں پروین شاکر، کشور ناہید، ساجدہ زیدی، زہرہ نگار، فہمیدہ ریاض، ادا جعفری اور شہناز نبی کے نام خصوصیت کے ساتھ لیے جاسکتے ہیں۔

ادب میں خواتین کا تانیثی شعور کے حوالے سے یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

> "عورت کی سرشت میں شاعری کا خمیر مرد سے کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے۔ اپنے ننھے منے بچوں کو لوریوں کی مدھم دھنیں سنا کر آہستہ آہستہ سلا دینا، اس جہاں کی عورت کا محبوب مشغلہ رہا ہے، اس اعتبار سے دیکھا جائے تو دنیا کی ہر عورت فطری طور پر شاعرہ ہوتی ہے۔"[۱]

اوپر کی خواتین شاعرات کی فہرست سے اندازہ ہوتا ہے کہ ادب کی تخلیقات میں خواتین کسی بھی میدان میں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں اور انھوں نے اپنے تانیثی احساسات و جذبات کو مختلف تخلیقات کی شکل میں پیش کیا۔

ابتدا میں خواتین کے ہاں مجموعی جذبات و احساسات کے حوالے سے ہی تخلیقی اظہار کے پیرائے وجود میں آتے رہے اور وہ بھی روایتی مضامین برتتی رہیں مگر بعد میں انھیں معاشرے میں اپنی حیثیت کے حوالے سے آگہی کا احساس ہوا تو انھوں نے بھی پینیترا بدلا اور وہ عورت جو وفا کی دیوی اور حیات کی مورت تھی، ایک نئے پیکر میں ڈھلنے لگی۔ اس حوالے سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "خواتین کے یہاں مرد اساس معاشرہ سے بغاوت کا لہجہ آہستہ آہستہ تیز ہوتا جارہا ہے، اب وہ وفا کی دیوی اور "حیات کی مورت" کی جگہ ایک نئے پیکر میں ابھر رہی ہے۔ جہاں اپنے وجود اور اپنی ذات کا احساس ہی اُن پر حاوی ہے۔"[۲]

جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے اس میں عورت کے حوالے سے یہ بات پتا چلی ہے کہ بہت پہلے ان کو اپنی جنسیت اور مرتبے کے حوالے سے بہت سے مسائل کا سامنا تھا اور یہ مخلوق اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم کے حوالے سے کچھ بھی نہیں کہہ سکتی تھی۔ مگر وہی بات کہ "ظلم جب بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے" اس تشدد اور معاشرتی جبر کے حوالے سے ان کے احساسات و جذبات میں تلاطم آنا فطری تھا۔ بس پھر کیا تھا اس حوالے سے تانیثی ادب کی تحریک شروع ہوئی اور ایسا کیا جانے لگا کہ خواتین جسمانی نہیں بلکہ روحانی ادب پر کام کریں جس سے ان میں خود شناسی، خود اعتمادی اور خود نمائی جیسی خصوصیات نمایاں ہوں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے بیسویں صدی کی دوسری

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

دہائی میں ایک خاتون مصنفہ سیمون دی بوائر (Semon De Beauvior)نے اپنی تصنیف دی سیکنڈ سیکس(The Second Sex)اور دی پرائم آف لائف(The Prime of life)جیسی کتب چھپیں۔ دی سیکنڈ سیکس کا کشور ناہید نے "عورت"نامی نظم کے نام سے ترجمہ بھی کیا ہے جو خاصا معروف رہا۔ اوپر کی ان دو تخلیقات میں سیمون نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مرد کی حکمرانی میں عورت کی نفسیات کی گرفت ہونی چاہیئے۔اور عورت مرد کے معاشرے میں کسی کی دست نگر نہ رہے نہ مرد کی تسط میں رہے۔یہی وجہ ہے کہ عورت کو احساسِ کمتری، بے چارگی، مظلومیت اور محکومیت کے احساس سے آزاد رہنا چاہیئے۔ چوں کہ یہ تحریک مغرب میں شروع ہوئی تھی جہاں مادر پدر آزد معاشرہ ہے۔اس لیے بعد میں ہندوستان میں بھی اس کے اثرات کسی نہ کسی سطح پر پڑنا شروع ہو گئے۔اگرچہ اب بھی عورت کافی مشکلات کا سامنا کر رہی ہے اور اس کی وجہ ان کا فطری صبر، شرم و حیااور مذہبی جذبات و احساسات ہیں لیکن اب صورتِ حال کافی حد تک بدل گئی ہے اور عورت اگرچہ مدھم لہجے میں احتجاج کر رہی ہے بلکہ اس کے پاس اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا جواب دینا بھی آ گیا ہے۔اب عورت باہمت ہو گئی ہے۔اس حوالے سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> "وقت بدلا عورتوں نے ادب پر اپنی بھرپور شمولیت دکھائی۔ نتیجتاً مشرق میں ۱۹۶۰ء کے بعد بعض اردو شاعرات کے یہاں نسائی شاخت و تشخص بھرپور انداز میں نظر آنے لگا۔ بہت سی باہمت شاعرات و ادیباؤں نے پدری نظام اور اس میں پھیلی برائیوں کو موضوع بنایا اور ببانگِ دہل اپنی باتیں کیں۔انھوں نے اپنے جذبات و احساسات،مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں ایک طرف پدری نظام کے بے جا رسم و رواج، جبر و استحصال کو موضوع بنایا تو دوسری طرف ان مسائل میں گھری عورتوں کے مسائل اور ان پر گزری وارداتوں ان کے قلبی احساسات کو اپنے قلم کے ذریعہ قوت گویائی عطا کی۔"(۳)

سو اردو کی پہلی صاحب دیوان شاعرہ لطف النسا امتیاز اور ماہ لقا چند بائی جیسے تاریخی ناموں نے اپنا اپنا حصہ ڈالا۔ لطف النسا نے اپنی پہلی مثنوی "گلشن الشعرا" تخلیق کی جو چھ ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔اس حوالے سے الطاف حسین حالی نے تعلیم نسواں کے حوالے سے تحریک کا آغاز کیا۔ بعد میں زاہدہ خاتون شیر وانیہ نے ز۔خ۔ش کے قلمی نام سے تعلیمِ نسواں کے حق میں یہ نظم لکھی:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

حرف عزت سے نہیں کان ہمارے آگاہ
سر نوشت رخ نسواں میں ذلت کی نگاہ
کہتے ہیں اپنے تفوق کا ہے قرآن گواہ
مضمون رب یہ ہے بہتان عیاذاً باللہ
ان کو رہ رہ کے ستاتا ہے یہ اصل خیال
گھر میں پڑھ لکھ کے خواتین کا رکنا ہے محال
کہیں اٹھے نہ مساوات کا غم خیر سوال
کہیں ہو جائے نہ مردوں کی حکومت کا زوال
(۴)

اس طرح جب ہم عورتوں کے مسائل کو اپنی شاعری کا موضوع بنانے والوں کو دیکھتے ہیں تو ان میں سب سے پہلا نام ادا جعفری کا ہے جو بدایوں کی رہنے والی تھی۔ انھوں نے جدید اردو شاعری میں عورتوں کے جذبات و احساسات اور ان پر ہونے والے ظلم و ستم کی تصویر کشی کی ہے۔ اس طرح وہ پہلی بار اپنی شاعری میں تانیثیت کے حوالے سے اولین درجے پر فائز ہوئیں۔

ان کا پہلا شعری مجموعہ "میں ساز ڈھونڈتی رہی" تھا۔ بعد میں مزید مجموعے "شہر درد"، "غزالاں تم تو واقف ہو" اور "ساز و سخن بہانہ ہے" منظرِ عام پر آئے جس میں نسائی شعور کے ساتھ خود اعتمادی اور احتجاج بھی شامل ہے۔ ادا جعفری نے اپنے مشاہدات کو اپنی شاعری میں سمیٹا اور بندھی ٹکی روایتی بندشوں اور معاشرتی ریتی رواجوں کے خلاف بھرپور مزاحمت کی۔ ان کی نظم "ساز سخن بہانہ ہے" میں مشرقی عوارت کو فرماں بردار، بامہذب بنا کر پیش کیا ہے۔ نظم کے چد اشعار یہ ہیں:

غبار صبح و شام میں تجھے تو کیا
میں اپنا عکس دیکھ لوں میں اپنا اسم سوچ لوں
نہیں میری مجال بھی
کہ لڑکھڑا کے رہ گیا مرا ہر اک سوال بھی
مرا ہر اک خیال بھی

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

میں بے قرار وخستہ تن / بس اک شرر عشق میرا پیرہن
میرا نصیب ایک حرف آرزو
میں بے قرار وخستہ تن / تمام عمر سو طرح لکھوں
مرا وجود اک نگاہ بے سکوں
نگاہ جس کے پاؤں میں ہیں بیڑیاں پڑی ہوئی (۵)

اوپر کے اشعار میں عورت کی تڑپ اور مردوں پر طنز صاف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ بعد کی شاعرات میں فہمیدہ ریاض اس حوالے سے اہم ہیں کہ انھوں نے نہ صرف نظم بلکہ نثر میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تانیثی حوالے سے بڑا نام کمایا۔ ان کے ساتھ ساتھ عصری نسائی آوازوں میں سارہ شگفتہ، عذرا عباس، نسیم سیدہ نے بھی تانیثی حوالے سے اپنی تخلیقات پیش کیں۔ اس صدی کی نمائندہ تانیثی آوازوں میں ایک اور نمائندہ، بلکہ سب سے توانا تانیثی آواز پروین شاکر کی ہے جس نے اپنی شاعری کے ذریعے اردو نظم کی ڈکشن میں بے پناہ اضافہ کیا۔ ان کے ہاں جذبات واحساسات کا ایک سیل رواں جاری ہے جو ان کی جمالیات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اکیسویں صدی کی نمائندہ آوازوں میں ثمینہ تبسم، تبسم فاطمہ اور کشور ناہید کے ہاں صنفی مساوات کے حوالے سے کافی مواد ملتا ہے۔ ساتھ ساتھ سارا شگفتہ اور زاہدہ زیدی نے تانیثی جذبات واحساسات کو صنفی مساوات کے حوالے سے پیش کیا۔

کشور ناہید نے عورتوں کے مسائل کے حوالے سے خصوصی شہرت حاصل کی ہے۔ وہ عورت ہونے کے ناتے ان کی نفسیات سے بخوبی واقف ہونے کے ساتھ اس کو اپنی تخلیقات میں بھی بخوبی پیش کرنے پر قادر ہیں۔ عورتوں کے حقوق کے حوالے سے اپنی نثری نظموں میں اپنے درد و کرب کو بیان کر کے خاص شہرت حاصل کی۔ وہ کہتی ہیں:

"لاتعلیمی سے لوگ عمر بھر شعر کہتے رہے۔ جو جس سے بن پڑا اس نے کہا۔ مجھ سے یہ نہیں ہو پایا۔ شعر اور سوانح عمری کو ایک کر دینا تو ممکن نہیں ہوا لیکن اتنا ضرور ہے کہ کہ تعلقی کہ تعلقی کا رویہ بار نہ ہو سکا۔" (۶)

ان کی معروف نسائی شعور والی نظوں میں نیلام گھر، حاروب کش، قیدِ رقص، طالبان سے گفتگو، جنگل میں ژالہ باری کا منظر شامل ہیں۔ عورت آزادی کے حوالے سے ان کی یہ طنزیہ نظم کا شعر ملاحظہ ہو:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

بندھے ہے پیٹ سے بچے بھی پیسے بھی
زمین کی بیٹی کی تصویر دیکھتے جانا
(۷)

اوپر کے اشعار میں عورت کے استحصال کو بڑی بے باکی اور طنزیہ انداز سے واضح کیا گیا ہے۔
ایک اور نظم "قید میں رقص" سے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

تم باپ نہیں بن سکتے
میرا ابھی جی نہیں کرتا کہ تم میرے بچے کے باپ بنو
میرا بدن میری خواہشوں کا احترام کرتا ہے
میں اپنے نیلو نیل بدن سے پیار کرتی ہوں
مگر مجھے تم مکھی جتنی آزادی کہاں دے سکو گے
تم نے عورت کو مکھی بنا کر بوتل میں بند کرنا سیکھا ہے۔(۸)

اوپر کی مثالوں سے عورت کے لہجے میں احتجاج کی بھرپور لہریں محسوس کی جاسکتی ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کشور ناہید کے ہاں عورت کی نفسیات کے حوالے سے مکمل معلومات موجود ہیں اور ان نفسیات کو استعمال میں لا کر مرد کے خلاف سینہ سپر ہے۔ ان کے ہاں معاصر عورت کا احتجاجی رویہ نمایاں ہے۔ اب عورت پتھر کی مورت نہیں ایک اٹل حقیقت بن چکی ہے جو ہر طوفان سے ٹکرانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

فہمیدہ ریاض کے ہاں بھی عورت کے استحصال کے حوالے سے کئی نظمیں ملتی ہیں جن میں وہ احتجاجی رویہ اپنا کر اپنی بے بسی پہ رونا رونے کے ساتھ ساتھ بغاوتی انداز بھی اپنائے ہوئی ہیں۔ ان کی نظم "لمبے سفر کی منزل" میں عورت کے جذبات کے حوالے سے ایک مکمل احتجاج ملتا ہے:

شام کے پھیلتے دھند لکے میں
جانے کب سے کھڑے ہوئے ہیں ہم
سارے دن کی تھکن سے پژمردہ
کاوش بے حصول پر نادم
پشت پر زندگی کا بوجھ ہے

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

منتظر اپنے اپنے گاہک کے [۹]

اسی طرح انھوں نے معاشرے کے مردوں کی زیادتیوں اور ظلم و ستم کے حوالے سے بھی آواز بلند کی۔ ان کا یہ خطابیہ انداز بڑا دل کش منظر پیش کرتا ہے:

یہ لونڈیاں ہیں
کہ یرغمالی، حلال شب بھر رہیں، دمِ صبح در بدر ہیں
یہ باندیاں ہیں۔ جناب کے نطفۂ مبارک نفس ورثے سے معتبر ہیں
یہ بیبیاں ہیں
کہ زوجگی کا خراج دینے، قطار اندر قطار باری کی منتظر ہیں
یہ بچیاں ہیں
کہ جن کے سر پر پھرا جو حضرت کا دستِ شفقت
تو کم سنی کے لہو سے ریش سفید رنگین ہو گئی ہے [۱۰]

تانیثیت کی نمائندہ آوازوں میں ایک اور توانا آواز ساجدہ زیدی ہیں۔ وہ عورت کی محکومی اور محرومی کے حوالے سے خاصی فکر مند ہیں اور چاہتی ہیں کہ عورت اپنی طاقت آپ بن جائے۔ وہ اپنی نظموں کلیاں، نیلا آسمان، زنجیریں میں عورت کو مضبوط ہونے کا مشورہ دیتی ہیں۔ وہ عورت کے ترقی یافتہ ہونے کی بڑی شائق ہیں۔ وہ کہتی ہیں:

کئی عمریں گزار آئی
کئی دنیائیں چھان آئی
کئی صحراؤں میں نقشِ قدم چھوڑے
کئی دریا لہو کے پار کر کے آئی
کئی آتش کدوں میں جذب کندن بنا آئی
مگر اب بھی میری زنجیر آہن کھڑکھڑائی ہے
۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے جب جب نیلا آسمان حسرت سے تکتا ہے
میں اپنی آتش دل سے جلا دیتی ہوں
اس زنجیر کی کڑیاں

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

ستاروں تک پہنچتی ہوں
مدارِ نور میں مہتاب کی ہم رقص ہوتی ہون [۱۱]

اسی کے ساتھ ایک اور نسوانی آواز زاہدہ زیدی ہیں جو علم پر ظلم و جبر کے حوالے سے اپنی خاص پہچان رکھتی ہیں۔ انھوں نے مختلف نظموں میں علامتی انداز سے موجودہ معاشرتی اقدار کی خامیوں اور کجیوں کو تاہیوں کو بیان کیا ہے۔ کچھ اشعار پیش خدمت ہیں:

مارا ہمیں اس دور کی آساں طلبی نے
کچھ اور تھے اس دور میں جینے کے طریقے
ماضی کے مزاروں کی طرف سوچ کر بڑھنا
ہو جاؤ گے مایوس نہ کھودو یہ دفینے
یہ بزم سخن جھوٹے نگینوں کی نمائش
سر تاج سخن تھے جو کہاں ہیں وہ نگینے [۱۲]

تانیثیت کے حوالے سے اردو کی جدید نظموں کی شاعرہ اور مشہور ادیبہ سارا شگفتہ کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ انھوں نے اپنی بیش تر شاعری میں مردوں کے خلاف صف آرا ہو کر احتجاجی رویہ اپنا کر ان کے خلاف اعلانِ جنگ سے بھی دریغ نہ کرنے کا درس دیا ہے۔ وہ مردوں کی کمزوریوں سے آگاہ ہیں۔ ان کی نظموں میں "انقلاب کی گونج" ہر لحاظ سے سنائی دیتی ہے۔ اسی طرح ان کی ایک اور نظم "رات کی دو آنکھیں" میں بھی یہی فلسفہ بیان کر کے مساوات کا خواب دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لکھتی ہیں:

عورت تو انسان کو جنم دینے کے بعد بھی
کھری نہیں ہوتی
رات انسانی سرائے میں خرچ ہو گئی
اپنے اپنے بس کی بات ہے
یا اپنے اپنے روگ کی
اپنی اپنی سطح کا سمندر رہے
تنہائی اتنے حرام کے بچے جنتی ہے

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

کہ ایک ایک کو بیاہنے کے لیے
وقت کو ہلاک کرنا پڑتا ہے (۱۳)

ان کی مزید نظموں میں رات کی تنہائی، رنگ چور، عورت اور نمک بھی ایسی تخلیقات ہیں جو عورت کے احتجاجی رویوں کی بھرپور آواز ہیں۔ پروین شاکر ہاں تو اکثر رومانی جذبات واحساسات ہی ملتے ہیں مگر وہ مرد کے ظلم و ستم کو محبت سے بدلنا چاہتی ہیں۔ چنانچہ لکھتی ہیں:

ہیں تیری کیا اوقات
دودھ پلانے والے جانوروں میں
اے سب سے کم اوقات
پرس کی پسلی سے تو تیرا جنم ہوا
اور ہمیشہ پیروں میں تو پہنی گئی
سو لھواں لگتے ہی
ایک مرد نے اپنے من کا بوجھ
دوسرے مرد کے تن پہ اتار دیا
بس گھر اور مالک بدلا
تیری چاکری وہی رہی
بلکہ کچھ اور زیادہ
اب ترے ذمے شامل تھا (۱۴)

مجموعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ پاکستانی اردو نظم کی شاعرات نے اپنی تخلیقات میں ہر حوالے سے اپنے جذبات واحساسات کو بھرپور انداز میں سمو کر اپنی عزت وو قار اور مرتبے پر آنچ نہ آنے دی۔ ان میں سے بعض کے ہاں تو صرف علامتی انداز پایا جاتا ہے مگر بعض شاعرات کے ہاں بھرپور و توانا احتجاجی رویہ اپنا رنگ دکھاتا ہے جس کے ذریعے سے اپنے اوپر روا رکھے گئے سلوک کے خلاف سراپا احتجاج ہے۔ یہی رویہ نسائی آواز کی بھیڑ میں خوش گوار اضافہ ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-19

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر مشتاق احمد وانی، اردو ادب میں تانیثیت کی مختلف جہتیں، فکشن ہاؤس، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۲۳۳

۲۔

۳۔ ڈاکٹر صالحہ صدیقی، اردو شاعرات کی نظموں میں تصورات و جمالات، مشمولہ، دربھنگہ ٹائمز (ریسرچ جرنل)، دربھنگہ، بہار، انڈیا، اپریل تا جون ۲۰۲۲ء، ص ۲۳۸

۴۔ ایضاً، ص

۵۔ ایضاً، ص ۲۳۹

۶۔ بیسویں صدی میں خواتین اردو ادب، ص ۲۰۳

۷۔ کشور ناہید، کلیات، ص ۲۱۲

۸۔ ایضاً، ص ۳۲۵

۹۔ فہمیدہ ریاض، کلیات، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص ۱۱۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۲۶۵

۱۱۔ ساجدہ زیدی، پردہ ہے ساز کا، ص ۷۴۔۵۹

۱۲۔ زاہدہ زیدی، ص ۱۱۳

۱۳۔ سارہ شگفتہ، کلیات شگفتہ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۹۷

۱۴۔ پروین شاکر، خوشبو، فکشن ہاؤس، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۱۵۹